سوال

(371) امام کے پیچھے چھٹی ہوئی بقیہ رکعتوں کی تکمیل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص امام کے پیچھے چھٹی ہوئی بقیہ رکعتوں کی تکمیل کررہا تھا کیا اس کی اقتداء کی جاسکتی ہے۔ اور اس کو پہلی جماعت کا ثواب مل سکتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام شافعی کے مذہب میں جائز ہے۔ بہت سے اہل حدیث بھی اس کے قائل ہیں۔ ثواب دینا خدا کا کام ہے جتنا چاہے دے۔ کوئی نیکی ضائع نہیں ہوتی۔ (اہل حدیث ج 15 ص24)

تنقید

ازحضرت الاستاذ مولانا شرف الدین صاحب دہلوی۔

سبوق کی اقتداء جائز نہیں۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے سفر میں بسبب قضائے حاجت قافلہ سے مع مغیرہ بن شعبہ پیچھے رہ گئے۔ جب قافلہ میں تشریف لائے۔ تو عبد الرحمن بن عوف صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اور ایک رکعت ہوچکی تھی۔ آپ کو معلوم کر کے عبد الرحمن پیچھے ہٹنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے اشارہ کیا کہ مت پیچھے ہٹو۔ پھر آپ نے اس کے پیچھے ایک رکعت پڑھ کر دوسری خوداداکی اگر مسبوق کی امامت جائز ہوتی تو آپ ﷺ ضرور آگے بڑھ کر امامت کراتے۔ جیسے صدیق اکبر کی امامت کے وقت کیا تھا کہ وہ نماز میں کھڑے ہوچکے تھے حضور ﷺ تشریف لائے۔ اور وہ پیچھے ہٹ گئے۔ اور آپ نے نماز امام بن کر پڑھائی۔ یہ تبوک والی حدیث تو صحیح مسلم میں ہے۔ مشکواۃ صفحہ 52 اور صدیق اکبر والی صحیح بخاری میں ہے۔ ص594 ج11) اور بعض طلبا کو حدیث کے آخر کے جملہ قول مغیرہ فرقنا الرکعة التی سبقتنا سے مغالطہ ہوتا ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ اگر مسبوق کی امامت صحیح ہوتی تو آپ پہلے ی سے امام بن جاتے۔ کہ ساری جماعت سارے قافلے کو حضور ﷺ کی امامت کا حق حاصل ہوتا۔ وازلیس فلیس فافیم وتدبر رکعنا کا مطلب یہ کہ میں نے اور حضور ﷺ نے اپنی اپنی رکعت بقیہ الگ پڑھی۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی) مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی حدیث سے مسکوت عنہ ہے۔ اور اصل مسکوت عنہ میںجواز واباحت ہے پس جواز ثابت ہوگا۔ عبد العزیز الملتانی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد01ص568

محدث فتویٰ